سوال

میں نے آخری دنوں میں ایک مقالہ جسے جرمنی کے مقالہ نگاروں نے قرآن کریم کی صحت کے متعلق لکھا گیا ہے پڑھا ہے ، اس میں جو کچھ کہا گیا اس میں سے کچھ کا ماہنامہ انٹلاٹنک کے ایک مضمون قرآن کیا ہے کے عنوان میں مناقشہ کیا گیا ہے جس کا مضمون نگار ٹوپی لیسٹر ہے اور یہ مضمون اس میگزین کے جنوری 1999 کے عدد میں نشر ہوا ہے ۔ اس مضمون کا لب لباب قرآن کا ایک قدیم نسخہ جو کہ یمن کی ایک مسجد سے حاصل ہوا ہے جس کے اعتبار سے موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے اور اس قدیم قرآن کی کتابت میں سے کچھ عبارات کو مٹا کر اس کے اوپر کچھ لکھا گیا ہے ۔ تو یہ مقالہ نگار مسلمانوں میں شک وشبہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا اور یہ ثابت کرنا چاہ رہا ہے کہ قرآن کریم بھی ایسی کلام ہے جس میں تغیر تبدل ہو سکتا ہے ۔ میں ایک غیر مسلم عورت ہوں لیکن مجھے یہ علم ہے کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید کی اسی طرح قدرو منزلت ہے جس طرح کہ عیسائیت میں مسیح علیہ السلام کی ہے ۔ تو اسے کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ اس کوشش کا کس طرح جواب دیں اور رد کرینگے کہ قرآن کریم میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ، ؟ اور آپ کے پاس کوئی اور بھی رد ہے جو کہ قرآن مجید کے صدق پر دلالت کرے ؟

جواب

الحمد للہ

1 - ہمارے ہاتھوں میں قرآن کریم کے جو متداول نسخے ہیں اس کی صحت میں ہمارے ہاں کوئی ایک دو دلیلیں نہیں بلکہ وہ بہت سارے دلائل سے ثابت ہے جن پر مطلع ہونے والا شخص اس بات کا قطعی یقین کرلیتا ہے کہ یہ قرآن مجید آج بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اللہ تعالی نے نازل فرمایا تھا ۔
2 - نسلوں کے بعد نسلیں آتی رہیں اور اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی اور اسے آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتی رہیں ، اور لوگ اسے حفظ کرتے اور لکھتے رہے ان سے ایک بھی حرف نہ چھپا اور نہ ہی اس میں کسی ایک حرف کی حرکت کی بھی تغیر و تحریف کر سکا ، اور پھر اس کا لکھنا تو حفاظت کے وسائل میں سے ایک وسیلہ تھا ، اور اصل بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید تو ان کے وسینوں میں محفوظ تھا ۔

3 - اور یہ بھی ہے کہ ہم تک صرف قرآن کریم ہی نقل نہیں ہوا کہ اس میں تحریف کا دعوی کیا جاسکے ، بلکہ ہم تک تو قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور اس کے کلمات کے معانی ، اور اسباب نزول تک بھی نقل کئے گئے ہیں ، اور اس کے ساتھ ساتھ کلمات کے اعراب اور اس کے احکامات کی شرح بھی نقل کی گئی ہے ۔

تو اب یہ بتائیں کہ اس طرح کی حفاظت اور نگہبانی کے ہوتے ہوئے اس کتاب میں کیسے تحریف و تغیر ہو سکتی اور کیا کوئی ایک حرف بھی بدلا جا سکتا اور یا اس میں کوئی کلمہ زیادہ کیا جاسکتا اور یا پھر اس میں سے کوئی آیت ساقط ہو سکتی ہے ؟ ۔

4 - اور ان غیبی اور مستقبل کی اشیاء کا قرآن کریم میں بیان بھی اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے نازل فرمایا تا کہ یہ بیان ہوسکے کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ ہے ، اور اگر انسان کوئی کتاب لکھنا چاہیں تو وہ کسی حادثہ کی تصویر کھینچنے یا کوئی موقف نقل کرنے میں تو بہتر طور پر کامیاب ہو سکتے ہیں ، لیکن یہ کہ وہ کسی غیبی امور میں بات کریں تو سوائے کذب بیانی اور اندازہ واٹکل کے کچھ نہیں کریں گے ۔

لیکن قرآن مجید نے یہ بتایا کہ فارسیوں کے مقابلہ میں رومیوں کو شکست ہوگی ، حالانکہ اس وقت ان لوگوں کے پاس ایسے وسائل نہیں تھے جو کہ اس وقوعہ کی خبر کو نقل کریں ، اور پھر انہیں آیات میں یہ بھی بتایا گیا کہ رومی کچھ ہی مدت میں فارسیوں پر غالب ہوں گے ، (تو پھر حقیقتا ہوا بھی ایسے ہی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کفار کے لئے قرآن مجید میں طعن کا سب سے بڑا باعث ہوتا ۔

5- اوراگر آپ اللہ تعالی کی کتاب عظیم میں سے ایک آیت لے کرامریکہ یا پھر ایشیا میں یا پھر افریقہ کے گھنے جنگلوں میں یا اسے عرب کے صحراؤں میں جہاں بھی کچھ مسلمان بستے ہوں لے جائیں تو یہی آیت ان سب کے سے سینوں میں بالکل اسی طرح محفوظ پائیں گے اوراس میں کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہیں ہوگا ۔

تواب اس غیر معروف اور مجھول نسخہ کی کیا قدروقیمت رہ جاتی ہے جوکہ یمن سے ملاجسے ہم نے دیکھا بھی نہیں ، ممکن ہے کہ اس دور میں کسی سر پھرے نے کوئی آیت یا کلمۃ میں تحریف کردی ہو؟

اورکیا اس طرح کی کلام بحث ونظر کے مقابلہ میں ٹھر سکتی ہے ؟ اورخاص ان لوگوں کے سامنے جوکہ بحث وانصاف اورعدل کا دعوی کرتے ہیں ؟ ۔

اوراگر ہم ان لوگوں کے معروف مؤلفین کی کتب موثوقہ میں سے کسی ایک کولیں جس کے پوری دنیا میں بہت سے نسخے ایک ہی طرح کے پائے جاتے ہوں ، پھر اگر کوئی یہ دعوی کرے کہ کسی ملک میں ایسا نسخہ پایا جاتا ہے جس میں ان دوسرے نسخوں سے کچھ زیادتی ونقصان ہے توکیا یہ اس کا اعتراف اوراعتبار کریں گے ؟

جوان کا جواب ہوگا ہمارا بھی وہی جواب ہے ۔

6- اورمسلمانوں کے ہاں خطی نسخے اس شکل سے ثابت نہیں ہوتے ، بلکہ ہمارے پاس تولیسے قواعد وضوابط ہیں جن سے خطی نسخے کا ثبوت کیا جاتا ہے ، وہ قواعد سماع اورقرآت ہیں جن پرسننے اورسنانے والے کانام اوردستخط ثبت ہوتے ہیں ۔

اورہمارے خیال میں اس طرح کی کوئی چیز (یعنی سننے اورسنانے والے کانام اوردستخط) اس نسخہ میں جوکہ یمن وغیرہ سے ملا ہے نہیں ہے ۔

7- آخرمیں ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ حقیقی اورواقعی قصہ ذکر کرتے جائیں جوکہ دور عباسیہ میں وقوع پذیر ہوا جبکہ ایک یھودی نے چاہا کہ وہ ان کتابوں کے صدق کا پتہ چلائے جن کے ماننے والے انہیں اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہیں ، اوروہ کتابیں یھودیوں کی تورات عیسائیوں کے ہاں انجیل اورمسلمانوں کے ہاں قران مجید ہے ۔

اس یھودی نے تورات کا ایک نسخہ لیا اوراس میں کچھ کمی وزیادتی کرکے یھودی کاتب سے کہا کہ وہ اس کے کچھ نسخے تیار کردے ، توکاتب نے یہ نسخے تیار کردئے ۔

یھودی کہتا ہے کہ : کچھ ہی عرصے میں میرے نسخے یھودی عبادت خانوں میں اوران کے بڑے بڑے علماء کے درمیان چل نکلے ۔

پھر اس نے انجیل کا نسخہ لیا اوراس میں بھی اسی طرح کمی وزیادتی کی اورعیسائی کاتب سے نسخے تیار کرنے کوکہا ، اورکاتب نے وہ نسخے تیار کردئے ، یھودی کا کہنا ہے کہ کچھ ہی عرصہ میں یہ نسخے ان گرجوں میں پڑھے جانے لگے اورعیسائی علماء کے ہاتھوں میں متداول ہوگئے ۔

پھر اس نے قرآن مجید لیا اوراس میں بھی تورات وانجیل کی طرح کمی وزیادتی کرنے کے بعد مسلمان کاتب کودیا کہ اس کے نسخے تیار کرے ، اورجب وہ ان نسخوں کولینے کے لئے گیا تو اس کاتب نے وہ نسخہ اس کے منہ پردے مارا اوراسے بتایا کہ یہ مسلمانوں کا قرآن نہیں ہے !

تواس یھودی کواس تجربہ سے اس بات کا علم ہوا کہ قران مجید اللہ تعالی کی حق اور سچی کتاب ہے اوراس کے علاوہ باقی سب کچھ ایسا ہے جوانسان وبشر کی ملاوٹ خالی نہیں ہے ۔

اوراگر مسلمانوں کا ایک عام کاتب اس نسخہ کی تحریف کوجان لیتا ہے توکیا یہ ممکن ہے کہ یہ مسلمان علماء کرام میں چل سکے ؟

اوراگر سوال کرنے والی اس تجربہ کووقت حاضر میں دھرانا چاہتی ہے تواسے بھی اس یھودی جوکہ اس کے تجربہ کے بعد مسلمان ہوگیا تھا کی طرح ان تینوں کتب میں کچھ کمی وزیادتی ہی کرکے اس تجربے کا نتیجہ دیکھنا ہوگا ۔

اورپھر آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ آپ قرآن مجید کا یہ نسخہ کسی مسلمان کاتب کے پاس لے جائیں ، بلکہ ہم تویہ کہیں گے کہ آپ اسے مسلمانوں کے بچوں کے سامنے پیش کریں

تاکہ وہ آپ کواس کی غلطیاں نکال کر دیں !

اور بعض اسلامی ممالک میں کچھ ایسے مصاحف طبع کئے گئے جن میں اخطاء تھیں اوران کو نکالنے والے بڑوں سے قبل بچے ہی تھے ۔

اوراللہ تعالی ہی ھدایت دینے والا ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .